سوال

(154) دوران خطبہ سلام کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران خطبہ سلام کا جواب دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح اگر چھینک آئے تو اس کا جواب دینا شرعاً کیسا ہے؟ قرآن وسنت کے حوالے سے جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطبہ جمعہ کے آداب سے ہے کہ اسے خاموشی اور توجہ سے سنا جائے، حتیٰ کہ اگر دو شخص دوران خطبہ باتیں کرتے ہیں تو انہیں خاموش بھی نہیں کرانا چاہیے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن دوران خطبہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جاؤ تو بلاشبہ تم نے لغو حرکت کی ہے۔'' [1]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران خطبہ ہر قسم کا کلام ممنوع ہے اگرچہ بعض احادیث میں ایسی حرکت سے جمعہ کے ضائع ہونے کا ذکر ہے لیکن یہ احادیث صحیح نہیں ہیں، اس لیے دورانِ خطبہ بات کرنے سے جمعہ تو ضائع نہیں ہو گا البتہ اجر و ثواب میں ضرور کمی ہو جائے گی، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران خطبہ سلام کا جواب دینا اور جسے چھینک آئے اس کے لیے یرحمک ا کہنا ممنوع ہے۔

مولانا عبدالرحمن مبارکپوری رحمة اللہ علیہ شارح ترمذی لکھتے ہیں: ''میرے نزدیک زیادہ مناسب یہ ہے کہ دوران خطبہ کلام سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی باہمی گفتگو ممنوع ہے اور اسی طرح خاموشی سے مراد لوگوں کی باہمی گفتگو سے خاموشی ہے نہ کہ ا کے ذکر سے خاموشی مراد ہے جیسا کہ ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ دوران خطبہ لوگوں سے کلام کرنے سے خاموش رہے لیکن پوشیدہ طور پر اپنے دل میں سلام کا جواب دے یا جسے چھینک آئے تو اسے خفیہ جواب دے، یارسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر آپ پر خفیہ درود پڑھ لے تو یہ شخص ہر مذکورہ ممانعت سے اجتناب اور حکم پر عمل کرنے والا ہوگا۔''

ہمارے رجحان کے مطابق یہ موقف صحیح ہے کیونکہ ان تمام اشیاء کو کلام نہیں کہا جاتا اور یہ انصات کے خلاف بھی نہیں ہے۔ (وا اعلم)

---

[1] بخاری، الجمعہ: ۹۳۴۔

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:152

محدث فتویٰ